شیخ الحدیث مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

محمد رمضان یوسف سلفی
ایڈیٹر صدائے ہوش لاہور

سن ۱۹۸۸ء کے ماہ اکتوبر کی بات ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ان دنوں میں نماز جمعہ معروف خطیب مولانا عبدالعزیز راشد صاحب کی اقتدا میں ادا کیا کرتا تھا۔مولانا راشد صاحب ہمارے محلے دار بھی ہیں اور ہماری مسجد محمدی اہلحدیث نثار کالونی (فیصل آباد) میں کسی زمانے میں خطیب بھی رہے ہیں۔ان دنوں وہ مدینہ مسجد اہلحدیث مسعود آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔

جس جمعہ کی میں بات کر رہا ہوں اس روز انہوں نے خطبہ جمعہ کے بعد ایک بزرگ عالم دین کو نماز جمعہ کیلئے ہاتھ پکڑ کر مصلے پر کھڑا کیا۔ان عالم دین نے خشوع وخضوع سے نماز پڑھائی۔وہ نماز پڑھا چکے تو مولانا راشد صاحب نے ان کا تعارف کرایا کہ یہ میرے استاذ گرامی مولانا محمد صادق خلیل صاحب ہیں۔اور باتیں بھی ان کی تصنیفی وتدریسی خدمات سے متعلق کہی گئیں۔

اس موقع پر مولانا صادق خلیل صاحب نے مختصر سی تقریر بھی کی۔یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے مولانا صادق خلیل صاحب کی تقریر سنی اور ان کی رؤیت سے بہرہ ور بھی ہوا۔خوبصورت بھرا ہوا گول چہرہ ،چمکتی آنکھیں ،روشن پیشانی ،صاف رنگت،ابھری ہوئی تیکھی ناک،مسنون داڑھی جس کے تمام بال سفید،پورا قد،بھاری بھر کم جسم ،صاف ستھرا لباس پہنے ہوئے تھے۔اس پہلی رؤیت نے ہی مجھے ازحد متاثر کیا۔جمعہ کی سنتیں پڑھ کر مسجد سے باہر آیا تو ایک صاحب ان کی ترجمہ کردہ دو کتب احمد بن حنبل کا دور ابتلا اور مسئلہ تراویح از البانی لئے کھڑے تھے ان کتب کو خریدنے کیلئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک پیسہ نہ نکلا۔میں نے ادھر ادھر دیکھا تو میرے بڑے بھائی محمد ادریس نظر آئے میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی انہوں نے میرے شوق و جذبہ کو دیکھتے ہوئے مجھے دونوں کتابیں خرید کر دیں۔میں نے ان دونوں کتب کو رات تک پڑھ لیا۔یہیں سے مولانا صادق صاحب سے شناسائی اور ان سے عقیدت پیدا ہوئی۔1994ء میں مسجد اہلحدیث سمن آباد میں انکا خطبہ جمعہ سننے کا شرف حاصل ہوا بڑے عام فہم اسلوب میں انھوں نے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو بیان کیا اور سچی بات ہے کہ دل موہ لیا اب گاہے بگاہے انکی زیارت ہوتی رہتی تھی ان سے تعارف وتعلقات کا سلسلہ یکطرفہ تھا۔

ان کے صاحبزادہ گرامی قدر مولانا عبدالحفیظ مدنی نے حاجی آباد میں جامعہ سلفیہ کے قریب مکتبہ ضیاء سنۃ کے نام سے دینی کتابوں کی دکان بنائی۔مدنی صاحب سے میرے دوستانہ مراسم قائم ہو چکے تھے ایک روز میں مدنی صاحب سے ملنے کے لئے انکی دوکان پر گیا تو وہیں مولانا صادق صاحب تشریف لائے۔مدنی صاحب نے ان سے میرا تعارف کروایا اور صحیفہ اہلحدیث میں شائع ہونے والے میرے مضامین سے متعلق کچھ باتیں کیں۔مولانا یہ گفتگو سن کر ازحد خوش ہوئے اور بڑی شفقت فرمائی۔

اس کے بعد میں مہینے دو مہینے بعد ان کی خدمت عالیہ میں ضرور حاضر ہوتا اور ان کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہونے کی کوشش کرتا۔چار پانچ سال سے میں اپنے عزیز دوست چوہدری علی ارشد صاحب (مدیر بیت الکتب اقصیٰ ٹاؤن) کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا۔تین جون 2003ء کو انہوں نے تفسیر اصدق البیان کو مکمل کیا۔مجھے اس کی خبر ہوئی تو علی ارشد صاحب کو لیکر مبارک باد دینے پہنچا بہت خوش ہوئے جلیبیاں چائے تواضع فرمائی اور آتی دفعہ اپنی تفسیر کی شائع شدہ جلدیں اپنے دستخطوں سے عنایت کیں۔کچھ عرصہ پہلے جب میں نے مولانا عبدالرحمان عاجز مرحوم کے ادارے (رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد) میں ملازمت اختیار کی تو مولانا صادق صاحب بہت خوش ہوئے۔اپنے صاحبزادے عبدالحفیظ صاحب سے مکتبہ پر فون کروایا مبارک باد دی اور خیر و بھلائی کی بہت سی دعاؤں سے نوازا۔وہ میرے مہربان خاص تھے ان سے قلبی لگاؤ تھ ۔انکی وفات سے ڈیڑھ ماہ قبل میں اپنے دوست شاہد

حسین کے ساتھ ان کی خدمت میں نماز مغرب کے بعد حاضر ہوا۔ بڑی محبت وشفقت سے ملے اپنی تصنیفی سرگرمیوں سے متعلق بتایا۔ ان سے گھنٹہ بھر خوب مجلس رہی ۔ آئندہ ملنے کا وعدہ لے کر انہوں نے اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی۔ ان سے متعلقات اور ملاقاتوں کا دورانیہ دس برسوں پر محیط ہے۔

وہ جلیل القدر عالم دین تھے۔ انہوں نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں نام پیدا کر کے اس خطہ ارض میں شہرت دوام حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو بہت سی علمی صلاحیتوں اور اوصاف وکمالات سے نوازا تھا۔ آپ جید عالم، بلند پایہ مدرس، منجھے ہوئے تجربہ کار مترجم، اونچے درجے کے مفسر قرآن، بلند اخلاق، متواضع، فصیح اللسان، سلیم العقل اور صحیح الفکر اہل علم تھے عزوبت لسان اور اخلاق حسنہ کی دولت سے مالا مال تھے ۔علم وعمل کا حظہ وافران کے حصے میں آیا تھا۔ ان کے اوصاف گوناگوں کے باعث سب لوگ ان کا احترام کرتے تھے ۔اور یہ بھی سب پر مشفق ومہربان تھے۔ آپ گزرے ہوئے دور کی یادگار اور اسلاف کی نشانی تھے۔ گزشتہ اٹھاون سال سے آپ درس وتدریس اور قلم وقرطاس سے دین اسلام کی اشاعت کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ اس مردحق آگاہ کی تدریسی سرگرمیوں کا عالم یہ تھا کہ سینکڑوں لوگوں نے ان سے تفسیر، حدیث، فقہ واصول، صرف ونحو اور منطق ومعانی وغیرہ علوم کی تحصیل اور مرتبہ کمال کو پہنچے۔

بلاشبہ مولانا صادق صاحب کی تدریسی و تصنیفی خدمات کا دائرہ دور تک پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ آپ عالی قدر والدین کے نہایت نیک وار خوش بخت فرزند تھے۔ ان کی زندگی حرکت وعمل کا مجموعہ تھی انہوں نے تن تنہا وہ علمی کام کر کے دکھایا جو بہت سے افراد بھی شاید مل کر نہ کر سکتے ہوں۔ لاہور میں میرے مرشد عالی قدر ذہبی دوراں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اقامت پزیر ہیں ۔وہ بہت بڑے مصنف، مترجم اور مورخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ اور شخصیات پر ،نقوش عظمت رفتہ ،بزم ارجمنداں ،کاروان سلف، قافلہ حدیث، فقہائے ہند، برصغیر میں اہلحدیث کی آمد اور رمضان حنیف جیسی اعلیٰ کتب لکھی ہیں۔ میں لاہور میں جب بھی بھٹی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ فیصل آباد کے دوستوں کا حال احوال پوچھتے خود ہی وضاحت فرماتے کہ میری تین کتابوں قافلہ حدیث ،برصغیر میں اہلحدیث خدام قرآن اور دبستان حدیث میں مولانا صادق خلیل صاحب پر تفصیلی مضامین آرہے ہیں۔

میں آکر یہ بات مولانا صادق خلیل صاحب کو بتاتا تو بہت خوش ہوتے ۔ مولانا صادق خلیل صاحب سادی وضع کے عظیم المرتبت انسان تھے۔ اور مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں ان سے دوستانہ مراسم رکھتا تھا۔ جی چاہتا ہے کہ ان کے علمی کارناموں اور انکی حیات جاوداں کی ایک جھلک اپنے قارئین کو بھی دکھائی جائے۔ اس سلسلے میں مجھے اپنے مرشد و مربی حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے باب علمی پر دستک دینا پڑے گی۔ بھٹی صاحب نے اپنی تصنیف لطیف ''قافلہ حدیث'' میں مولانا صادق خلیل صاحب پر تفصیلی مضمون لکھا ہے۔ لہذا اہم چند باتیں بھٹی صاحب کی ''قافلہ حدیث'' سے مستعار لیتے ہیں۔ بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ مولانا صادق خلیل صاحب مارچ ۱۹۲۵ء میں اوڈاں والا ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے ان کے آباؤ اجداد ضلع جھنگ سے متعلق تھے وہ کسی وجہ سے وہاں سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آکر آباد ہوئے۔

مولانا قاری صاحب کے والد محترم بڑے نیک اور متقی انسان تھے۔ حضرت صوفی عبداللہؒ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ درزی تھے انکی سکونت اوڈہ والا میں ہی تھی لیکن وہ کام منڈی ماموں کانجن میں کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے اس اکلوتے فرزند کی تربیت میں اسلامی تعلیم کو ملحوظ خاطر رکھا۔ مولانا صادق کچھ بڑے ہوئے تو والد مکرم نے ادعیہ ماثورہ وغیرہ زبانی یاد کرانا شروع کیں اور سرکاری سکول میں داخل کروایا۔ اس زمانے میں پرائمری کا لفظ چار جماعتوں پر بولا جاتا تھے۔

صادق صاحب نے اسکول سے پرائمری پاس کی تو ان کے والد نے **1938** میں ان کو اپنے گاؤں اوڈاں والا کے اس دینی مدرسے میں داخل کرادیا جو صوفی عبداللہ نے جاری کیا تھا۔ یہ چھ سال کا نصاب تھا جو انہوں نے اسی دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا کے اساتذہ سے مکمل کیا۔ ان کے ابتدائی دور کے اساتذہ کرام خود ان کے والد میاں احمد دین ،صوفی عبداللہ (بانی دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا

و جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن) صوفی محمد ابراھیم اوڈاں والا تھے۔ پھر متوسط اور انتہائی درجوں کی کتابیں جن اساتذہ سے پڑھیں وہ تھے حضرت حافظ محمد گوندلوی، مولانا نواب الدین، مولانا ثناء اللہ ہوشیارپوری، مولانا عبدالرحمان نومسلم، مولانا حافظ محمد اسحاق حسینویؒ اور مولانا محمد داؤد انصاری بھوجیانی۔

یہ تمام حضرات عالی قدر کسی زمانے میں اوڈاں والا میں فرائض تدریس انجام دے رہے تھے۔ اور مولانا صادق صاحب نے انہی سے تکمیل تعلیم کی اور اسی دارالعلوم سے سند فراغ حاصل کی۔ اس کے علاوہ انہوں میٹرک کا متحان وہیں رہ کر دیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحان بھی اسی دارالعلوم کی طرف سے دیئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں کئی سال یہ سلسلہ چلا کہ جو طالب علم وہاں سے فارغ ہوا، وہیں استاذ کی حثیت سے اس کی تقرری کر دی گئی۔ اور اُسے باقاعدہ ماہانہ تنخواہ ملنے لگی۔ مولانا محمد صادق خلیل صاحب کو بھی یہ رعایت دی گئی اور فراغت کے بعد 1945ء میں بطور استاذ کے ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ آپ 1945ء سے 1960ء تک پندرہ سال دارالعلوم اوڈاں والا کی مسند تدریس پر فائز رہے۔ اس اثناء میں بہت سے طلبہ نے ان سے استفادہ کیا۔ 1961ء میں مولانا سید داؤد غزنویؒ کے حکم سے وہ اپنے گاؤں کے دارالعلوم سے نکلے اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں چلے آئے۔

یہاں کم و بیش انہوں نے دس سال پڑھایا۔ چار سال جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن رہے ایک سال دارالحدیث کراچی، دس سال مدرسہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی میں، تین سال جامعہ رحمانیہ لاہور میں اور تین سال دارالحدیث کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں تدریس خدمات سرانجام دی۔ انہوں نے مختلف اوقات میں اوڈاں والا سے لے کر کراچی تک سات مدارس دینیہ میں خدمت تدریس کا فریضہ ادا کیا۔ جو کم و بیش چالیس سال سے کچھ اوپر بنتا ہے۔ اس عرصے میں ان سے سینکڑوں طلبہ نے استفادہ کیا اور وہ علم و عرفان کی رفعتوں پر متمکن ہوئے۔ ان کے چند نامور شاگردوں کے نام یہ ہیں۔ خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ، پروفیسر محمد ظفر اللہ کراچیؒ، مولانا قدرت اللہ فوقؒ مولانا محمد خالد سیف، مولانا شمس دین پشاور، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا عبد الحمید ہزاروی، مولانا عبد اللہ راولپنڈی، مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی، حافظ فتح محمد فتحی، مولانا قاضی محمد اسلم سیف، پروفیسر عبدالحکیم سیف کوٹ رادھا کشن اور مولانا عبد العزیز راشد صاحب۔

مولانا محمد صادق خلیل صاحب جہاں بلند پایہ مدارس تھے وہیں بہت عمدہ خطیب بھی تھے۔ دھیمے لہجے اور شستہ اردو میں بڑی پیاری گفتگو کرتے تھے۔ اور پنے مافی الضمیر کا اظہار خوبصورت پیرائے میں کرتے انکی تقریر میں متانت، سنجیدگی، علمی جاہت اور رسوخ علم کا عنصر پایا جاتا تھا۔ ہمارے فاضل دوست علامہ سعید اقبال طاہر صاحب کے الفاظ میں مولانا محمد صادق خلیل صاحب کی گفتگو میں سید ابوبکر غزنویؒ کے اسلوب تکلم کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔

آپ کبھی کبھی مرکزی جامع مسجد رحمانیہ مندر گلی فیصل آباد میں خطبہ جمعہ اور نماز عصر کے بعد درس حدیث ارشاد فرماتے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ اوصاف و کمالات اور گونا گو خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ بہت بڑے مصنف اور مترجم تھے حدیث رسول ﷺ اور تفسیر قرآن سے ان کو خاص شفقت تھی۔ انہوں نے اپنی رہائش محلہ رحمت آباد نزد حاجی آباد فیصل آباد میں ضیاء السنہ کے نام سے ترجمہ و تالیف کا ادارہ قائم کر رکھا تھا اور اس کی طرف سے ابتداء میں جو اہم کتاب شائع کی وہ ترمذی شرف کی شرح تحفۃ الاحوذی ہے۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے کئی قابل قدر کتب اپنے ادارے کی طرف سے شائع کیں۔ اب آیئے ان کے ترجمہ و تالیف کی مساعی کی طرف، جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

بہت سال پیشتر انہوں نے اوڈاں والا کی سکونت ترک کر دی تھی اور فیصل آباد جامعہ سلفیہ کے قریب محلہ رحمت آباد میں مکان تعمیر کر کے رہیں اقامت گزیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے اچھی خاصی لائبریری بنائی اسے "صادق خلیل اسلامک لائبریری کا" نام دیا۔ اور ترجمہ و تالیف میں جت گئے۔ ان کا زیادہ کام ترجمہ کا ہی ہے۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا انہوں نے بہت ہی عمدہ ترجمہ کیا اور اہل علم سے داد و تحسین وصول کی۔

(۱) مشکوۃ شریف: اردو ترجمہ مع حواشی پانچ جلدوں

پر مشتمل ہے اور اس میں احادیث کی تخریج کر کے صحیح اور ضعیف کا حکم بھی لگایا گیا ہے۔ یہ کام بڑی محنت ،عرق ریزی اور تحقیق سے کیا گیا ہے۔

(۲) روضہ اقدس کی زیارت :امام ابن تیمیہؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

(۳) افکار صوفیہ : شیخ عبدالخالق عبدالرحمان کی کتاب فکر الصوفی کا ترجمہ ہے

(۴) ریاض الصالحین :ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی کی تصنیف ہے اس کا شستہ اور شگفتہ اردو ترجمہ کیا۔

(۵) قبروں پر مسجدیں اور اسلام: شیخ ناصر الدین البانی کی تصنیف تحذیر الساجد عن اتخاذ القبور مساجد کا اردو ترجمہ ہے۔

(۶) حج نبوی : شیخ ناصر الدین البانی کی حجۃ النبی ﷺ کی اردو ترجمہ ہے۔

(۷) نماز تراویح : شیخ البانی کی مشہور زمانہ کتاب صلوۃ التراویح کا بڑا عمدہ ترجمہ ہے۔

(۸) امام احمد بن حنبل کا دور ابتلا :ترجمہ محنۃ الامام احمد ابن حنبل تحقیق ڈاکٹر نعش مصری

(۹) محمد بن عبد الوہاب اردو ترجمہ : تالیف احمد بن عبدالغفور العطار ۔ یہ کتاب چالیس ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر فروخت ہوئی۔

(۱۰) نماز نبوی ﷺ : یہ کتاب علامہ ناصر الدین البانی کی صفوۃ الصلوۃ النبی ﷺ کی نہایت عمدہ ترجمہ ہے۔

(۱۱) اسلامی عقائد : ترجمہ وشرح عقیدہ طحاویہ مصنف ابن اعز الحنفی

(۱۲) احادیث ضعیفہ حصہ دوئم : اس حصے میں دو سو ضعیف احادیث شامل ہیں۔

(۱۳) عقیدہ اہل سنت والجماعت اردو ترجمہ وشرح کی ۔اور عقیدہ واسطیہ تالیف امام ابن تیمیہ کیا۔

اس کے علاوہ **450** اور احادیث ہیں جن کا مولانا محمد صادق خلیل صاحب نے اردو ترجمہ کیا تھا وہ بھی عنقریب شائع کی جائیں گی۔ اب آیئے انکی غیر مطبوعہ کتب کی طرف جو کہ ترجمہ ہو کر مسودات کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں امید ہے کہ مولانا صادق خلیل صاحب کے صاحبزادے عبدالحفیظ مدنی صاحب ان غیر مطبوعہ تراجم کو جلد منصۂ شہود پر لانے کی سعی کریں گے۔

(۱) قصیدہ بونیہ از امام ابن قیم :اردو ترجمہ غیر مطبوع (۲) الدعلی البکری تصنیف امام ابن تیمیہؒ مکمل ترجمہ غیر مطبوع (۳) آداب الزفاف : تالیف از علامہ ناصر الدین البانیؒ مکمل اردو ترجمہ غیر مطبوع (۴) احوال آخر الایام مکمل ترجمہ

تفسیر اصدق البیان:

مولانا محمد صادق خلیل صاحب کا بہت بڑا کارنامہ تفسیر اصدق البیان ہے ۔ یہ تفسیر اپنے دامن میں معانی و افکار کی گہرائی اور ندرت کی چاشنی لیے ہوئے ہے۔ اس کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور چھٹی اور آخری جلد طباعت کے مراحل میں ہے۔ مولانا مرحوم کو قرآن پاک سے خاص شفقت تھی یہ عظیم الشان تفسیر ان کے اسی ذوق کی مظہر ہے۔ اس کو انہوں نے بڑی محنت شاقہ سے مرتب کیا ہے۔ مولانا محمد صادق خلیل صاحب کا ادبی ذوق نہایت نکھرا ہوا تھا۔ وہ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم سے نہایت متاثر تھے اور اپنی تحریروں میں اکثر مولانا آزاد کی تحریروں کے اقتباسات نقل کرتے ۔ آپ کئی سال جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی کے شعبہ تصنیف وتالیف کے ساتھ بھی منسلک رہے۔ اب ہم مولانا کی زندگی کے آخری ایام تک آ گئے ہیں

ان کی صحت بظاہر بہت اچھی تھی ،ترجمہ و تالیف کا کام بڑی مستعدی سے کرتے اور دور دراز کے سفر بھی اکیلے کرتے ۔ وفات سے پہلے انکے دماغ کی شریان پھٹ گئی اور آخر کار چھ فروری **2004**ء کی صبح ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں انکی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قریبی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی ۔ مولانا محمد صادق خلیل صاحب کی اولاد میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں ۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ حبیب اللہ جاوید، محمد اقبال تبسم، مولانا عبدالحفیظ مدنی اور شفقت وقار۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت میں درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ بلاشبہ مولانا محمد صادق خلیل صاحب جیسے عظیم عالم دین مدتوں بعد ہی اس دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔